اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

قادیان

ہفتہ میں تین بار

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

فی پرچہ ۱/

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

نمبر ۱۰۲ | مورخہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ یوم یکشنبہ | مطابق ۲۴ فروری ۱۹۳۵ء | جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۲۱ فروری بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سے کمر کے بائیں جانب درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت عطا فرمائے۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالیٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

مدرسہ احمدیہ کے سالانہ امتحانات ۲۰ فروری سے شروع ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے کلام پر محکم یقین

فرمایا۔ "میں ان باتوں کا خواہش مند نہیں تھا۔ کہ کوئی میری تعریف کرے۔ اور میں گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا۔ لیکن میں کیا کروں۔ جب خدا تعالےٰ نے مجھے باہر نکالا۔ یہ کلمات میری طرف سے نہیں ہوتے۔ اللہ تعالےٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے۔ اور میں بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہوں۔ پھر میں کہاں جاؤں لوگوں کے اعتراضوں۔ اور نکتہ چینیوں کی پروا کروں۔ یا اللہ تعالےٰ کے کلام پر ایمان لاؤں؟ میں دنیا۔ اور اس کے اعتراضوں کی کوئی حقیقت اور اثر نہیں سمجھتا۔ لیکن خدا تعالےٰ کو چھوڑنا۔ اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہوں اور میں اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا۔ اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جائے۔ اور ایک متنفس بھی میرے ساتھ نہ ہو۔ بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو۔

پھر بھی میں اللہ تعالےٰ کے اس کلام سے انکار نہیں کر سکتا۔ دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت اس جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار۔ میں ان کی کبھی پروا نہیں کرتا۔" (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۸ء)

احمدی بچوں کے متعلق حضرت امیر المومنین کا ضروری ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جو نئی سکیم جماعت احمدیہ کے لئے تجویز فرمائی ہے۔ اس کی ایک شق حضورؐ ہی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں سے جس میں چاہیں، تعلیم کے لئے بھیجیں۔ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر کے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ اس طرح ہماری جماعت کے بچوں کی تربیت ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ ہم چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں۔ جو اس بات کا اختیار دیں، کہ ان بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں دکھا جائے اور دینی تربیت پر زور دینے کے لئے ہم جس رنگ میں ان کو رکھنا چاہیں رکھ سکیں۔ اس کے ماتحت جو دوست اپنے لڑکے پیش کرنا چاہیں۔ کریں"

چونکہ عموماً سکولوں میں داخلہ ماہ مارچ میں شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا تمام ایسے دوستوں کی یاد دہانی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ بہت جلد اپنے بچوں کے متعلق اطلاع دیں۔ اور ماہ مارچ کے ختم ہونے سے قبل ان کو قادیان میں بھیج دیں۔ تا ان کی پڑھائی بھی مکمل ہو۔ اور قادیان کی زندگی سے بھی حقیقی اور کامل فائدہ اٹھا سکیں۔ اور دوسرا فائدہ یہ بھی ہوگا۔ کہ ان کی تعداد کے مطابق انتظام بھی ہو سکیگا۔ اس لئے اطلاع کا پیشتر آنا بہت ضروری ہے۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین۔

۱۰ مارچ سنہ ۱۹۳۵ء کا یوم التبلیغ

ہر احمدی کو معلوم ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے قیام اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی اصل غرض اسلام کی اشاعت اور ان لوگوں کو جو اس نور سے محروم ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے برکات و فیوض سے مستفیض کرنا ہے۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے جماعت احمدیہ کا اگرچہ ہر فرد اپنے حالات کے مطابق تبلیغ اسلام میں کوشاں رہتا ہے لیکن اس کی اہمیت خاص طور پر ظاہر کرنے کے لئے نظارت دعوت تبلیغ نے امسال ۱۰۔ مارچ ۱۹۳۵ء کا دن اس لئے مخصوص کیا ہے۔ کہ ہر احمدی اس دن غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کرے۔ پس ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ ۱۰۔ مارچ کا تمام دن دوسرے اشغال سے فارغ رکھ کر تبلیغ اسلام میں خرچ کرے۔ اور خوش اسلوبی اور تندہی کے ساتھ ادع الیٰ سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ کا حکم اپنے سامنے رکھتے ہوئے خالصۃً لوجہ اللہ غیر مسلموں کو دعوت اسلام دے۔

قادیان میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے خلاف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں مرافعہ

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت میں دفعہ مذکور کی تنسیخ کے لئے جو مرافعہ دائر ہے۔ اس کی سماعت ۲۱۔ فروری کو ہوئی۔ کراؤن کی طرف سے پبلک پراسیکیوٹر اور مولوی عبیدالرحمٰن صاحب مستغیث کی طرف سے جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور معہ مرزا عبدالحق صاحب وکیل گورداسپور۔ و چودھری یوسف خان صاحب وکیل گورداسپور موجود تھے۔ سب سے پہلے منشی عزیز الدین صاحب پٹواری اور جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے ناظر اعلیٰ کی شہادتیں ہوئیں۔ جن سے اس انفارمیشن کی جس کی بناء پر یہ دفعہ عائد کی گئی ہے۔ پوری طرح تردید ہوتی تھی۔ اس کے بعد جناب شیخ صاحب نے ایک فاضلانہ تقریر کی۔ جو قریباً ڈیڑھ گھنٹہ مسلسل جاری رہی۔ آپ نے پُر زور الفاظ اور نہایت معقول رنگ میں اس حقیقت کو مبرہن کیا۔ کہ یہ نفاذ سراسر غیر ضروری اور خلاف قانون ہے جس انفارمیشن پر اس کی بناء رکھی گئی ہے یعنی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی رپورٹ۔ وہ سراسر سماعی ہے اور اگر بفرض محال ۲۳ جنوری کے جلسے میں کسی سپیکر یا سامعین میں سے کسی کی طرف سے قابلِ اعتراض حرکت کا صدور تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کے لئے اس کے خلاف ایکشن لیا جانا چاہیئے تھا۔ نہ یہ کہ ساری پبلک کو جائز حقوق سے محروم کر دیا جاتا۔ نیز یہ کہ قانوناً بھی یہ نفاذ ناواجب ہے۔ جبکہ قیام امن کے دوسرے ذرائع موجود ہیں۔ اور وہاں اتنی بڑی پولیس فورس موجود ہے۔ نیز یہ کہ قادیان میں یہ نفاذ کل جماعت احمدیہ جن کی امن پسندانہ روایات بے نظیر ہیں۔ کے خلاف ایک اقدام ہے۔ پبلک پراسیکیوٹر نے شیخ صاحب کے دلائل پر کچھ کہنے کی بجائے صرف یہ کہا۔ "

آہِ مظلوم

از جناب مولوی ذوالفقار علیخان صاحب گوہر رامپوری

جب نہیں خود انہیں اپنے ہی ستم کا احساس
کیا کریں گے وہ کسی اور کے غم کا احساس

یہ تغافل تو ہے صرف اہل وفا سے مخصوص
ورنہ یوں تو ہے انہیں سب کے الم کا احساس

تیر جتنے تیرے ترکش میں ہیں لے کام ان سے
پھر کرا دے گا خدا تجھکو ستم کا احساس

دامنِ صبر و تحمل کو وہ چھوڑیں کیوں کر
جن کو اللہ کے ہے فضل و کرم کا احساس

پاسِ خاطر نہیں احباب کا اچھا نہ سہی
کیجیے اپنے ہی اقرار و قسم کا احساس

مونہہ کو آتا ہے کلیجہ میرا نامہ پڑھکر
مدعی کو بھی ہے اب زورِ قلم کا احساس

کام وہ کر کہ زمانہ میں نہ ہو تو بدنام
کچھ فراست ہے تو رکھ اپنے بھرم کا احساس

صبرِ مظلوم کی ہے قدر فلک پر گوہر
نہ سہی ان کو ہمارے غم و ہم کا احساس

گوجرانوالہ میں احرار کی اشتعال انگیزیاں

آج کل گوجرانوالہ احرار کی شرارتوں کا مرکز بنا ہوا ہے۔ پہلے بھی کئی واقعات رونما ہو چکے ہیں۔ راہ چلتے احمدیوں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔ گالیاں دی جاتی ہیں۔ احمدیوں کی دوکانوں پر آ کر فساد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور روز بروز یہ شرارتیں بڑھ رہی ہیں۔ تازہ واقعہ ہے۔ کہ مستری امام الدین صاحب پنشنر لڑکی ایک غیر احمدی مستری محمد حسین کی دوکان پر بیٹھے ہوئے کام کے متعلق گفتگو کر رہے تھے۔ کہ ایک شخص جو اشرار کا لیڈر ہے آ کر مستری محمد حسین سے کہنے لگا۔ تم نے اس مرزائی کو دوکان پر کیوں بٹھا رکھا ہے۔ اور ساتھ ہی مستری امام الدین صاحب کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بھی سخت بکواس کی۔ اور وہی قسم کا دلآزار طریقہ اختیار کیا۔ کہ اگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے صبر کی تلقین نہ ہوتی۔ تو مر جانے کو اس توہین پر ترجیح دی جاتی۔ وہ گالیوں کے ساتھ اپنے پہلوانی گھمنڈ پر یہ بھی کہتا جاتا تھا۔ کہ ہم تم کو یہاں سے نکال کر چھوڑیں گے۔ ہم دیکھینگے تم اس شہر میں کس طرح رہتے ہو۔ اب قادیان کے سوا تم کہیں نہیں رہ سکتے۔ ہم حکام مجاز کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے فرض کو محسوس کر کے اس قسم کی شرارتوں کا سدباب کریں۔

(نامہ نگار)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۰۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کی توہین کا ناپاک الزام

احراریوں کی حد سے بڑھی ہُوئی فریب کاری اور دھوکہ دہی

(۲)

گزشتہ پرچہ میں احراریوں کی اس افترا پردازی کے متعلق کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۲ پر نعوذباللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کی ہتک کی ہے۔ ایک مضمون لکھا جا چکا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کے جو الفاظ اخبار "زمیندار" نے اپنی کذب بیانی کے ثبوت میں پیش کئے ہیں۔ ان میں نہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کا ذکر ہے۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وُہ اپنی طرف سے لکھے ہیں۔ بلکہ ان میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وُہ ان لوگوں کا مسلمہ ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زندہ آسمان پر سمجھتے ہیں۔ اور جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ جب دُشمنانِ حق و صداقت نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان لینے کے لئے آپؐ کو گرفتار کرنا چاہا۔ تو خدا تعالےٰ نے آپ کو ان کی دسترس سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ایسی جگہ چھپایا۔ جو نہایت متعفن اور تنگ اور تاریک۔ اور حشرات الارض کی نجاست کی جگہ تھی۔ لیکن جب حضرت مسیح پر ایسا ہی وقت آیا۔ تو ان کو آسمان پر جو بہشت کی جگہ۔ اور فرشتوں کی ہمسائیگی کا مکان ہے۔ بلا لیا۔

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ احراریوں کی یہ بہت بڑی خیانت اور بد دیانتی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کے عقیدہ کی بنا پر جو بات یہ دکھانے کے لئے لکھی کہ اس سے ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہوتی ہے اور خدا تعالےٰ کا ایک بڑا تعلق جس کا کچھ حد وحساب نہیں۔ حضرت مسیح سے ہی ثابت ہوتا ہے"۔ اس سے خواہ مخواہ روضۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کا ناپاک الزام تراش لیا۔

اس بارے میں پہلی بات تو یہ پیش کی جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق خیال بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کہ آپ روضۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ایسے الفاظ میں کریں۔ جن میں کسی قسم کی ہتک کا شائبہ بھی پایا جاتا۔ کیونکہ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کے متعلق بے حد عظمت اور وقعت کا اظہار فرما چکے ہیں چنانچہ آپ اپنی کتاب سر الخلافت کے صفحہ ۲۳ پر تحریر فرماتے ہیں:-

"لا تجترء علے امام المعصومین وانت تعلم ان قبر نبینا صلے اللہ علیہ وسلم روضۃ عظیمۃ من روضات الجنۃ وتبوء کل ذروۃ الفضل والعظمۃ واحاط کل مراتب السعادۃ والعزۃ"

یعنی اے مخالف تو امام المعصومین پر حملہ کرنے کی جُرأت نہ کر۔ تجھے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا روضۂ اطہر جنت کے باغات میں سے ایک عظیم الشان باغ ہے۔ اور وُہ ہر ایک فضیلت وعظمت کی جگہ ہے۔ جو سعادت و عزت کے تمام مراتب کا احاطہ کئے ہُوئے ہے"۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۴ پر رقم فرماتے ہیں:-

"اللہ اکبر ما اعظم شان سرھما وصدقھما (الصدیق والفاروق) دفنوا فی مدفن لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لتمنا ھا غبطۃ ولکن لا یحصل ھذا المقام بالمنیۃ ولا یعطی بالبغیۃ بل ھی رحمۃ ازلیۃ من حضرۃ العزۃ"

اللہ اکبر صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما کی راستبازی اور پاک ارادوں کی کیا شان ہے۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں دفن کئے گئے۔ اگر موسےٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے تو وُہ بھی اس مقام کے حصول پر رشک کرتے ہوئے آرزو کرتے۔ لیکن یہ مقام کسی آرزو سے حاصل نہیں ہوتا اور خواہش سے حاصل کیا جاسکتا ہے بلکہ یہ مقام رب العزت کی رحمت ازلی کا خاص نتیجہ ہے۔

ان دونوں حوالوں کا ایک ایک لفظ اس نہایت ہی ارفع واعلےٰ شان اور اس بے مثال شوکت وعظمت کا مظہر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں روضۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق تھی۔ اور جب آپ روضۂ اطہر کو جنت کے باغوں میں سے ایک عظیم الشان باغ یقین کرتے اسے فضل وعظمت کی ہر چوٹی سے فائق سمجھتے۔ اسے سعادت وعزت کے تمام مراتب کا احاطہ کئے ہُوئے بتاتے۔ اور رب العزت کی رحمت ازلی کا خاص نتیجہ قرار دے چکے ہیں۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ اس کی ہتک کرنے والا کوئی لفظ استعمال کرتے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روضۂ اطہر کی تحقیر کا الزام سراسر غلط اور سرتا پا افترا ہے۔

اسی سلسلہ میں دوسری بات قابل توجہ یہ ہے۔ کہ تحفہ گولڑویہ کے جن الفاظ کو پیش کرکے روضۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہتک کا الزام لگایا گیا ہے۔ ان میں روضۂ اطہر کی طرف اشارہ تک نہیں ہے۔ بلکہ اس جگہ کا ذکر ہے۔ جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بحکم الہٰی مکہ سے ہجرت کرنے کے بعد اپنے خون کے پیاسے دشمنوں سے بچنے کے لئے معہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جاگزین ہُوئے تھے۔ اور جو غارِ ثور کے نام سے موسوم ہے۔ اگر معترضین میں دیانت کا کچھ بھی مادہ ہوتا۔ تو ان کے لئے ان الفاظ کو روضۂ اطہر کی طرف منسوب کرنے اور اس کی ہتک کا الزام لگانے کی قطعاً کوئی گنجائش نہ تھی۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والاصفات سے متعلق چھپنے کا واقعہ غارِ ثور سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ نہ کہ روضۂ اطہر میں مدفون ہونے سے لیکن چونکہ ان معاندین میں تخمِ دیانت باقی نہیں رہا۔ اس لئے انہوں نے خواہ مخواہ ایک صاف اور سیدھی بات کو بگاڑ کر پیش کر دیا۔

تیسری بات قابل غور یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق روضۂ اطہر کی ہتک کرنے کی افترا پردازی ایسی صورت میں کی گئی ہے۔ جبکہ معاندین جانتے ہیں۔ کہ جن امور کو انہوں نے الزام تراشی کی بنیاد قرار دیا ہے۔ وُہ غارِ ثور کے متعلق ہیں۔ اور ان کے مسلّمہ ہیں۔ جیسا کہ ذیل کے حوالجات سے ثابت ہے:-

مدارج النبوۃ مصنفہ شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی کی جلد ۲ - صفحہ ۸۲ میں لکھا ہے:-

"پائہائے مبارک آں سرور مجروح شد ابوبکر صدیق او را بر دوش خود داشت۔ و بہ درِ غار رسانید۔ ونخست خود در غار در آمد تا آفتے ومکروہے بآنحضرت نرسد۔ وہوام در آں غار مسکن داشتند۔ پس با ندروں رفت و بہ نشست و احتیاط کرد وحجرہ تاریک بود۔ ہر سوراخے کہ یافت وصلہ از

جارہ خود کہ برو قیمتی بود۔ پارہ مے ساخت و سوراخ بآں مضبوط مے کرد۔ و یک سوراخ ماند کہ جامہ بآں وفا نہ کرد پاشنۂ پائے خود بآں محکم گردانید۔ پس گفت یا رسول اللہ درآ۔ حضرت درآمد" یعنی سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پائے مبارک مجروح ہو گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رض نے اپنے کندھوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اٹھایا۔ اور غار کے منہ پر پہنچا دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رض پہلے خود غار میں داخل ہوئے۔ تا کہ رسول کریم علیہ السلام کو کوئی گزند نہ پہنچے کیونکہ اس غار میں بہت سے حشرات الارض رہتے تھے حضرت صدیق اکبر نے غار کی دیکھ بھال کی۔ جو کہ تاریک جگہ تھی۔ جس جس جگہ انہوں نے سوراخ معلوم کئے۔ ان کو اپنی چادر پھاڑ پھاڑ کر اچھی طرح بند کیا۔ ایک سوراخ ایسا رہ گیا تھا جس کے لئے چادر کا ٹکڑا باقی نہ رہا۔ اس کو حضرت صدیق نے اپنی ایڑی سے اچھی طرح بند کیا۔ اور پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ اندر تشریف لے آئیے۔

اسی طرح معارج النبوۃ رکن ۴ صفحہ ۷۰۶ میں لکھا ہے "صدیق رضی اللہ عنہ چوں دید کہ پائے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مجروح گشت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم برگردن نشاند و بمقصد رسانید حضرت مقدس نبوی را صلے اللہ علیہ وسلم چوں بہ در غار آورد نشاند و گفت یا رسول اللہ اینجا توقف کن تا اول من دریں غار روم کہ شب است تاریک و غار خالی از حشرات نمی باشد تا از اشک دیدہ منزلت را آب زنم و بجاروب مژہ سکنت را بروبم۔ پس صدیق اکبر رض

ایں بگفت و در غار درآمد۔ غارے دید بس خراب شدہ و مدتے کسے آنجا نرسیدہ و عہد بعید روئے ہیچ زنیے ندیدہ و برمثال سجلات زلات عصاۃ سیاہ و تاریک گشتہ۔ و مانند بیت الاحزان محزونان بے ساماں گشتہ و در غایت ضیق و ناہمواری چوں اکباد عشاق از زخم فراق و تعاقب حرارت اشتیاق پارہ پارہ و شاخ شاخ بلکہ مانند فواد دلسوختگان آتش ہجراں شگاف شگاف و سوراخ سوراخ

پر از حیات و عقارب پس ابوبکر رضی اللہ عنہ جامہ در برداشت پارہ پارہ کرد و بدست مبارک خود دراں تاریکی یک یک سوراخ را تفحص کردہ بہ پارۂ ازاں جامہ محکم میکرد و در تفسیر تیسیر مے گوید کہ جامۂ ابوبکر رضی اللہ عنہ از برد صابری بود و نہایت گراں بہا) پس ابوبکر رض براں طریقہ تمام سوراخہا مسدود ساخت۔ مگر یک سوراخ کہ جامہ او بداں وفا نکرد و پاشنۂ پائے خود را بآنجا فشرد و آنچہ در طریقہ خدمتگاری دست مے داد پیش مے برد بعد ازاں حضرت رسالت را صلے اللہ علیہ وسلم استدعا نمود۔ تا در غار درآمد" یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک چلتے چلتے زخمی ہو گئے ہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھے پر بٹھا کر غار کے پاس لے گئے اور غار کے پاس لا کر بٹھا دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس جگہ تشریف رکھیں۔ تا پہلے میں اس غار میں داخل ہو کر دیکھ لوں۔ کیونکہ رات اندھیری ہے۔ اور یہ غاریں حشرات الارض سے خالی نہیں ہوتیں۔ اندر جا کر میں حضور کی جگہ کو اپنے آنسوؤں کے پانی سے دھوؤں اور پلکوں سے جھاڑوں۔ یہ کہکر حضرت صدیق رض جب غار میں گئے۔ تو دیکھا کہ اندر سے غار بہت خراب ہے۔ زمانہ گزر گیا ہے کہ کوئی اس جگہ نہیں پہنچا اور مدت سے اس طرف کوئی مسافر نہیں آیا۔ اور غار مجرموں کے اعمال نامے کی طرح سیاہ اور تاریک ہے۔ اور مصیبت زدہ لوگوں کے گھر کی طرح بے سامان نہایت تنگ ناہموار، اور جگہ جگہ سے عاشق کے دل کی طرح شکستہ اور سوراخ دار

صدر مجلس احرار کی صریح غلط بیانیاں

مولوی حبیب الرحمٰن لدھانوی کو کھلا چیلنج

احراریوں کا دعویٰ تو یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں وہ اہل اسلام لوگوں کے سامنے پیش کرتے۔ اور انہیں گمراہ ہونے سے بچانے میں لگے ہوئے ہیں لیکن حالت یہ ہے۔ کہ وہ انتہا درجہ کی کذب بیانیوں۔ اور افترا پردازیوں سے کام لے رہے ہیں۔ جیسا کہ ان اعلانات سے ظاہر ہے۔ جو الفضل میں پے درپے شائع کئے جا رہے ہیں۔ حیرت یہ ہے کہ ان کے بڑے بڑے لیڈروں کو بھی سلسلۂ عالیۂ احمدیہ کے خلاف جھوٹ بولتے اور دھوکہ دیتے ہوئے ذرا شرم نہیں آتی۔ چند دن ہوئے۔ جامع مسجد دہلی میں صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن صاحب لدھانوی نے ایک تقریر کی جس میں محض اس لئے کہ مسلمانوں سے روپیہ بٹور سکیں۔ دل کھول کر جھوٹ بولا۔ اس تقریر کا جو خلاصہ ۲۰ فروری کے روزانہ اخبار "قومی گزٹ" دہلی میں شائع ہوا ہے۔ اس میں مولوی صاحب نے جہاں یہ کہا۔ کہ "اگر وہ تمام مسلمان جو مرزائی فتنہ کے خلاف سچا جذبہ رکھتے ہیں۔ تمام روپیہ اور تمام تر توجہ شعبۂ تبلیغ مجلس احرار کی طرف صرف کریں۔ تو یہ فتنہ ہمیشہ کے لئے فنا ہی ہو جائے"۔ وہاں احراریوں کی دینی خدمات بتاتے ہوئے یہ بھی بیان کیا۔ کہ "یہ پہلا سال ہے۔ کہ وہاں کسی مسلمان نے مرزا محمود کی بیعت نہیں کی۔ بلکہ سینکڑوں مرزائی اپنے عقیدہ سے متنزل ہو گئے"۔

اگرچہ غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں کو فریب کاری سے لوٹنے کی کوشش کرنا بھی بہت بڑا جرم ہے لیکن جھوٹ بولنا اور خانۂ خدا میں کھڑے ہو کر سر تا پا جھوٹ بولنا اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی بہت بڑی لعنت کا مستحق بنانا ہے۔ مولوی حبیب الرحمٰن نے ایسا ہی کیا ہے۔ اور اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے جس کی حد نہیں۔

اس سارے سال میں جس قدر اصحاب نے بیعت کی ہے۔ اس کے متعلق "الفضل" کے مختلف پرچوں میں فہرستیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ اور جون ۱۹۳۴ء تک کے شائع شدہ ناموں کی تعداد ۱۷۳۸ ہے۔ گویا یہ تعداد صرف چھ ماہ کی ہے۔

پھر سالانہ جلسہ سے لے کر جو دسمبر ۱۹۳۴ء کے آخری ایام میں ہوا۔ آج ۲۰ فروری تک درج رجسٹر بیعت کرنے والوں کی تعداد ۸۳۸ ہے۔ اور اسے مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ مختلف مواقع پر جو لوگ بیعت کرتے رہتے ہیں۔ ان کے نام درج رجسٹر نہیں ہو سکتے۔ اس تعداد کے متعلق اگر صدر احرار تصدیق کرنا چاہے۔ تو ہم فہرست دکھا سکتے ہیں۔ اور عنقریب یہ فہرست اخبار میں درج کرنی شروع کر دی جائے گی۔

ان حالات میں یہ کہنا کہ اس سال کسی مسلمان نے بیعت نہیں کی۔ اتنی شرمناک غلط بیانی ہے۔ جو صدر احرار کو ہی زیب دیتی ہے۔ اور اس سے ظاہر ہے۔ کہ جن کا صدر ایسا جھوٹا ہو۔ وہ خود کیسے ہونگے۔ رہی یہ بات کہ اس عرصہ میں سینکڑوں احمدی اپنے عقیدے سے متنزل ہو گئے۔ یہ بھی کھلا جھوٹ ہے۔ اگر نہیں۔ تو اس کا ثبوت پیش کیا جائے۔ اور نام شائع کئے جائیں۔ ہم صدر احرار کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر ان میں دیانت کا ذرہ بھی باقی ہے۔ تو اپنی ان صریح کذب بیانیوں کو سچا ثابت کریں۔

موجودہ پُرفتن ایام کے متعلق چند خواب

بعض اور اصحاب نے حالات موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو رؤیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھے ہیں۔ وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں ؛

(۱۲)

خاکسار نے خواب میں دیکھا۔ کہ کسی آدمی نے کہا ہے۔ "میاں جی (یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) نے پوٹھ ہاری جوتی پہنی ہے۔ خاکسار نے اس آدمی سے استفسار کیا۔ کہ اس کا کیا مطلب ہے۔ جواب میں اس نے کہا "پٹھ دے کے نس گئے" (یعنی پیٹھ دے کے بھاگ جائیں گے) اسی وقت میری زبان پر یہ الفاظ جاری کئے گئے۔ یولوا کم الادبار ثم لا ینصرون ؏ جب میں خواب سے بیدار ہوا۔ تو یہی الفاظ میری زبان پر جاری تھے۔ اور میں ایک لطف محسوس کر رہا تھا۔ خاکسار عبداللہ از سیالکوٹ

(۱۳)

اس رات جس کی صبح حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ وفات پا گئے۔ میں نے ایک لمبا خواب دیکھا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مسجد نور میں مختلف تقاریر کے بعد اعلان ہوا۔ کہ اب ابراہیم نبی کے ہاتھ پر بیعت کرو۔ میں نے کہا۔ کہ ابراہیم نبی کہاں ہیں۔ لوگوں نے آپ کی طرف اشارہ کیا۔ آپ مجلس کے درمیان ایک چارپائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ باقی سب مجلس فرش پر اور جو دور کے تھے۔ وہ گیلریوں پر بیٹھا کرتے تھے۔ حضور کا چارپائی پر بیٹھنا مجھے کچھ عجیب سا معلوم ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر ۹۰ اور ۱۰۰ سال کے درمیان معلوم ہوتی تھی۔ مہندی رنگی ڈاڑھی اور لمبی۔ جسم خمیدہ۔ لیکن آواز زیادہ پست نہ تھی۔ سب لوگوں نے اور میں نے بیعت کی۔ مگر قریباً سات آٹھ آدمی مجلس سے نکل کر مولوی محمد علی صاحب کی کوٹھی کی طرف چلے گئے۔ ان کے سر پر رومی ٹوپیاں تھیں۔ ان آدمیوں کو میں اچھی طرح پہچانتا تھا۔ ان کے آگے مولوی محمد علی صاحب تھے۔ مسجد کے مشرقی شمالی کونے کے محاذ میں اونچا ہوا میں معلق ایک آدمی ان کی طرف انگلی کر کے بڑے زور سے بار بار کہتا جاتا تھا یتمطّی یتمطّی اس کے ہاتھ میں وہ کتاب تھی: جو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ان کے اشارہ سے جماعت انصار اللہ نے لکھی تھی۔ اور اس مخالف ٹریکٹ کے جواب میں لکھی تھی۔ جو لاہور سے اظہار حق کے نام سے شائع ہوا تھا۔ وہ معلق آدمی اس کتاب کو جنبش بھی دیتا جاتا تھا ؛

(۱۴)

میری اہلیہ نے حال ہی میں دیکھا ہے۔ کہ ایک وزدرس میں (جو عورتوں میں ہفتہ کے روز ہوا کرتا ہے) ایک عورت برقعہ پوش آئی۔ میں نے اس کے پاؤں کو غور سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ عورت نہیں بلکہ مرد ہے۔ میں نے درس پر آنے والی عورتوں کو مخاطب کر کے کہا۔ کہ اس کا برقعہ اٹھاؤ یہ تو کوئی مرد معلوم ہوتا ہے۔ عورتوں نے جست کر کے اس کا برقعہ اتار ڈالا۔ دیکھا تو وہ ڈاڑھی والا آدمی ہے۔ اور اس نے اپنے پاس تیز چھرے چھپا کر رکھے ہوئے ہیں۔

خاکسار حکیم نظام الدین از قادیان

(۱۵)

مستری دین محمد صاحب نے دیکھا کہ میں دارالامان قادیان میں ہوں۔ بارش بہت زور سے ہو رہی ہے۔ اولے بھی پڑ رہے ہیں۔ اور بجلی کڑک رہی ہے۔ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ حضور یہ کڑک اور اولے دشمن کے لئے اور خاصکر احراریوں کے لئے عذاب ہے۔ حضور نے فرمایا ہاں یہ دشمنوں کے لئے عذاب ہے۔ مگر دشمنوں کے لئے میں روزے رکھتا ہوں تم لوگ بھی روزے رکھو۔ وہاں جماعت کے لوگ بھی تھے سب نے سن لیا ؛

خاکسار مولا داد خان از سارچور

(۱۶)

میں نے دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول ایک چٹائی پر تشریف فرما ہیں۔ آپکے سامنے ایک اور چٹائی ہے۔ جس پر چند آدمی بیٹھے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضور درس دے رہے ہیں۔ گو میں نے حضور کو آپ کی زندگی میں نہ دیکھا تھا۔ مگر مجھے معلوم ہو گیا۔ کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا۔ کہ حضور نہایت متقی ہیں۔ اور بہت بڑے بزرگ۔ ان سے کوئی ایسی بات دریافت کروں۔ جو نہایت مختصر ہو۔ مگر صرف ایک ہی بات ہو۔ اور اس پر عمل کر کے میں دین و دنیا میں کامیاب ہو جاؤں۔ چنانچہ میں نے جرأت کی۔ اور حضور کی خدمت میں یہ بات عرض کی۔ اس پر حضور نے ارشاد فرمایا۔ اب تمہارے پاس محمود ہیں۔ ان سے دریافت کرو۔

خاکسار محمد شفیع سشیخوپورہ

(۱۷)

میں اور مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیر کرتے ہوئے ایک ایسے میدان میں پہنچے۔ کہ جہاں بہت سے لوگ جمع ہیں۔ اور وہاں ایک چرخ لگا ہوا ہے۔ لوگوں میں مشہور ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس پر چڑھ کر گھومیں گے اچانک لوگوں میں یہ بات پھیل گئی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ میں اور مولوی سلیم صاحب دونوں دیکھنے لگے۔ ہم نے حضور کو تو دیکھا نہیں۔ مگر اس چرخ کو گھومتے ہوئے دیکھا۔ پھر ہمیں یقین ہو گیا۔ کہ حضور اوپر چڑھے ہوئے ہیں۔ چرخی گھوم ہی رہی تھی۔ کہ لوگوں میں مشہور ہوا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے میرے لئے خدا تعالےٰ آج آسمان پر زبردست نشان ظاہر کریگا۔ اس خبر کو سنکر میں اور مولوی سلیم صاحب دونوں اوپر دیکھنے لگے اچانک دیکھتے کیا ہیں۔ کہ آسمان کا ساتواں طبق الگ ہو گیا۔ اور سب سے اوپر آٹھ یا دس چکر یا دائرے بنے ہوئے ہیں۔ ہر دائرہ میں ایک سرخ ستارہ اور ایک سفید ستارہ چمکتا ہے۔ اور وہ دائرہ بہت چمکیلا ہے۔ یہ نظارہ کچھ دیر تک رہا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چرخ سے اتر گئے۔ (ہم نے حضور کو چڑھتے اور اترتے دیکھا نہیں۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ حضور ضرور چڑھے اور اترے بھی ہیں۔) حضور جونہی اتر گئے چرخ گھومنا بند ہو گیا۔ اور آسمان کے ساتوں طبق ملنے شروع ہو گئے۔ جب چھ طبق مل گئے۔ اور ساتواں ملنے لگا۔ تو ساتویں طبق کا نچلا یعنی زمینی حصہ تھوڑا سا ٹوٹا ہوا رہ گیا۔ ہم سب اس ٹوٹے ہوئے حصہ کو دیکھنے لگے۔ اور بھی بہت سے عقلمند آدمی دیکھتے تھے۔ خواب میں ہی میرے دل میں خیال ہوا۔ کہ خدا تعالےٰ نے یہ ان سائنسدانوں کو لاجواب کرنے کے لئے ایسا کیا ہے۔ جو دعوے کرتے ہیں۔ کہ ہم زمین کی ہر قسم کی دھاتوں کو پہچانتے ہیں۔ سب اسے دیکھ کر حیران تھے۔ اس کو دیکھنے کے بعد ہم وہیں کھڑے رہے۔ کہ اچانک کسی نے زور سے آواز دی۔ کہ جو شخص جہاں کھڑا ہے وہاں ہی لیٹ جائے ہم تو کھڑے ہی رہے۔ مگر ساری خلقت اس طرح سو گئی۔ جس طرح مردے سویا کرتے ہیں۔ یہ دیکھ کر ہم انہیں اسی حال پر چھوڑ کر چلے آئے

(۱۸)

دوسرا خواب یہ دیکھا۔ کہ میں اکیلا ایک دن سیر کرنے کرتے ایک میدان کی طرف جا نکلا۔ وہاں چند اور آدمی تھے۔ میں وہاں ٹہل ہی رہا تھا۔ کہ اچانک شور ہوا۔ کہ قیامت آگئی۔ میں یہ آواز سن کر حیران تھا۔ کہ کس بناء پر یہ لوگ ایسا کہہ رہے ہیں کہ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ سب کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھی ہوئی ہیں۔ میں بھی اوپر دیکھنے لگا۔ آسمان پر ہزارہا سفید بگلے اڑتے نظر آئے۔ اور ہر بگلے کی پیٹھ پر ایک ایک تیر لگا ہوا تھا۔ میرے مرحوم نانا میرے قریب ہی کھڑے تھے۔ وہ لوگوں کو کہنے لگے۔ کہ ابھی

قیامت نہیں آئی۔ قیامت کی نشانی تو یہ ہے۔ کہ سفید بگلوں کے درمیان ایک سفید ہاتھی اڑتا ہوا نظر آئے۔ ان کی یہ بات سنکر ہم اوپر دیکھنے لگے۔ ان سفید بگلوں کے درمیان ایک سفید ہاتھی بھی اڑتا ہوا نظر آیا۔ اس ہاتھی کو دیکھ کر میرے نانا صاحب مرحوم فرمانے لگے۔ اب مجھے سب پان ایک دفعہ بنانے پڑیں گے۔ (میرے نانا صاحب پان کھانے کے بہت عادی تھے) اور سب کو یقین ہو گیا۔ کہ قیامت آگئی۔ اور لوگوں نے رونا اور شور مچانا شروع کر دیا۔ یہ سن کر میں کہنے لگا۔ کہ تم لوگ کم عقل ہو۔ تمہیں اتنا بھی پتہ نہیں۔ کہ ہر نبی کی آمد ایک قسم کی قیامت ہوتی ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی ؎ خاکسار فضل کریم کلکتی حال قادیان

(۱۹)

پانچ فروری کی درمیانی رات کو خواب میں دیکھا۔ کہ میں وطن گیا ہوں۔ صبح کا وقت ہے ملنے والے کہہ رہے ہیں۔ کہ عطاء اللہ شاہ بخاری آئے ہیں۔ پھر کیا دیکھتا ہوں۔ میدان میں لوگ جمع ہیں۔ وہاں تقریر ہو رہی ہے۔ جو ہمارے خلاف کذب بیانیوں سے لبریز ہے۔ اس کے بعد میں ایک طرف گیا۔ اور تقریر شروع کی۔ اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ بلند آواز سے کہہ رہا ہوں۔ اور ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحھا بھی کہہ رہا ہوں۔ اتنے میں لوگ جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اس میں دو آدمی پوکر اور موسان نامی ہیں۔ پوکر کہتے ہیں۔ بولنا بند کرو۔ موسان کہتے ہیں نہیں بولنے دو۔ ایک دوسرے کا ماموں ہے۔ اتنے میں یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہٖ پڑھنا شروع کیا۔ اور آنکھ کھل گئی۔ اس وقت یہ فقرہ زبان پر جاری تھا۔ کہ یا اللہ تو بہتر جانتا ہے مجھے توفیق دے۔ کہ عہد پورا کروں ؎ خاکسار عبداللہ کوڈالوی ابو ظبی

(۲۰)

بتاریخ ۲۶ر جنوری میں نے دیکھا۔ کہ ایک بڑا بھاری وسیع میدان ہے۔ اس کے ایک طرف چھ آدمیوں کے ساتھ جناب مہاراج رام چندر جی صاحب کھڑے ہیں۔ اور دوسری جانب ہزاروں جنگی فوجی جوانوں کے ساتھ راون کھڑا ہے۔ راون مہاراجہ رام چندر جی صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ ہماری اور آپ کی بڑی جنگ ہے۔ لیکن بغیر کسی منصف کے ہمارا اور آپ کا فیصلہ کون کرے گا۔ اس پر مہاراجہ رام چندر جی فرماتے ہیں۔ کہ میں کل چھ آدمیوں کے ساتھ ہوں۔ اور تم چھ ہزار جنگی جوانوں کے گویا ہمارا ایک آدمی اور اس کے مقابلے میں تمہارا ایک ہزار آدمی۔ راون نے کہا۔ کہ ہم اس شخص کو (خاکسار کی طرف اشارہ کر کے) اپنا منصف بناتے ہیں۔ تا کسی طرح کی بے ایمانی نہ ہونے پائے۔ اس پر رام چندر جی مہاراج رضامند ہو گئے۔ اور جنگ شروع ہو گئی۔ میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ رام چندر جی کے داہنے ہاتھ میں ایک بہت بڑا چکر ہے۔ اور انہوں نے اس کو گھمانا شروع کر دیا۔ پھر تو وہ چکر اس قدر لمبا ہو گیا۔ کہ میرے پاس سے گزرتا ہوا راون کی فوجوں تک پہنچ گیا۔ اور راون کی ساری کی ساری فوج ایک آن میں کٹ کر غارت ہو گئی۔ تب راون گھبرا کر ہاتھ جوڑتا ہوا راجہ رام چندر جی صاحب کے حضور آکر اپنی غلطی کا اقرار کر کے معافی کا خواستگار ہوا۔ تو مہاراجہ صاحب نے فوراً معافی دے دی۔ اتنے میں خاکسار گھبرا کر اٹھ بیٹھا ؎ خاکسار محمد عبدالغفار کان پور

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس خواب کی تعبیر میں فرمایا۔ کہ اس کی تعبیر ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ کرشن جی کے ساتھیوں کو گو وہ تھوڑے ہیں۔ فتح دے گا۔ اور راون کے ساتھیوں کو گو وہ بہت ہیں شکست دے گا ؎

(۲۱)

میں نے دیکھا۔ کہ ایک وسیع میدان ہے۔ اور میں مشرق کی طرف مونہہ کئے ہوئے کھڑی ہوں۔ میرے ہاتھ میں ایک چھتری ہے۔ جسکو زمین پر سہارا دیکر ٹکھو لنے لگی ہوں۔ میں نے آسمان کی طرف نظر کی۔ تو دیکھا سفید بادل چھائے ہوئے ہیں۔ اور عنقریب برسنے والے ہیں۔ ان میں گرج ہے مگر ڈرانے والی گرج نہیں۔ آسمان کی طرف نظر کرتے ہی میں نے معاً اپنی گردن کو داہنی طرف پھیر کر پیچھے دیکھا۔ تب مجھے حضور زمین سے بارہ تیرہ گز اونچائی پر شمال کی طرف مونہہ کئے ہوئے اس حالت میں کھڑے نظر آئے۔ کہ ایک شخص حضور کے قدموں کے نیچے کھڑا ہے۔ جو نہایت طاقتور پہلوان کی طرح معلوم ہوتا ہے۔ اس کا لباس نہایت صاف ستھرا ہے۔ اس کی پگڑی پر حضور نے قدم رکھے ہوئے ہیں۔ اس کا نام ظفر محمد ہے اسکا چہرہ دھند کی وجہ سے صاف نظر نہیں آتا۔ اسکا مونہہ بھی شمال کی طرف ہے۔ اور ایک شخص سر کے اوپر لیٹ کر چھتری کی طرح سایہ کئے ہوئے ہے۔ اس کا مونہہ آسمان کی طرف ہے۔ اس کا لباس خاکستری گرم معلوم ہوتا ہے۔ اور سر پر قرمزی رنگ کی ترکی ٹوپی ہے جس کا پھندنا نیچے کی طرف لٹک رہا ہے۔ اس کا نام ولی اللہ شاہ ہے نحیف وضعیف سے معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا۔ تو حضور نے بھی مشرق کی طرف مونہہ کر لیا۔ ساتھ ہی وہ دونوں بھی مشرق کی جانب پھر گئے۔ گویا ان کی حرکت حضور کی حرکت کے تابع تھی۔ میں نے اس چھتری کو اٹھا کر سیدھا کیا۔ اور کہا کہ ہوا اتنی تیز چل رہی ہے۔ میں تو اس کے سہارے بخوبی پرواز کر سکوں گی۔ چنانچہ حضور کی طرف آکر حضور کے پیچھے کھڑی ہو گئی ؎

خاکسار مریم اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم قادیان

(۲۲)

ایک صاحب لکھتے ہیں۔ حضور ایک مکان کے سامنے ایک کچے چبوترے پر میز کرسی لگا کر تشریف رکھتے ہیں۔ اور یہ عاجز نیز تین اور خادم کچھ فاصلہ پر کھڑے ہیں۔ اور حضور کے بائیں جانب سے عطاء اللہ شاہ بخاری آیا ہے۔ اور حضور کو مسکرا کر سلام کر رہا ہے۔ حضور نے نہایت متانت اور اطمینان سے مسکرا کر سلام کا جواب دیا۔ تعظیماً کھڑے ہوئے اور اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ ہم ڈرے اور قریب ہو گئے۔ کہ مبادا وہ حملہ کرے۔ لیکن حضور نے انگلی سے پرے ہٹ جانے کا اشارہ کیا۔ ہم بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور کا یہ اشارہ حفاظت کے خیال سے ناگوار گزرا لیکن تعمیل حکم کی خاطر اٹھے۔ میں نے اس وقت محسوس کیا۔ کہ میری ٹانگیں شل ہو گئیں۔ لیکن میں گھسیٹتا ہوا تھوڑی دور پرے ہٹ گیا۔ لیکن حضور نے دوبارہ آنکھ کے اشارہ سے دور جانے کا حکم صادر فرمایا۔ ہم طوعاً و کرھاً کچھ فاصلہ پر ایک جامن کے درخت کے نیچے جا کھڑے ہوئے۔

اسی اثناء میں عطاء اللہ شاہ تمسخرانہ انداز سے ہنس رہا ہے۔ جب اس نے دیکھا۔ کہ ہم دور چلے گئے ہیں۔ تو اس نے اپنی پگڑی اتار کر حضور کی طرف پھینکی۔ اور مکاری سے مسکرا رہا۔ پگڑی حضور کے سامنے میز پر ہے۔ اور حضور کچھ پڑھ رہے ہیں۔ اور حضور کے ہاتھ میں ایک چھڑی ہے۔ معلوم نہیں کہاں سے آئی۔ اس چھڑی سے حضور پگڑی کو چھیڑ رہے ہیں۔ اس میں سے گلہری جتنا ایک جانور نکلا ہے۔ رنگ مٹیالے چوہے کی مانند ہے۔ دم پر بال ہیں۔ حضور نے اس جانور کو چھڑی پر لے لیا ہے۔ وہ اس پر دوڑتا پھرتا ہے۔ جب حضور کے ہاتھ کی طرف جاتا ہے۔ حضور پھونک مار دیتے ہیں۔ تو وہ دوسری طرف مڑ جاتا ہے ؎

حضور بار بار فرما رہے ہیں۔ کہ دیکھو کیسا زہریلا سانپ ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے اسے ہماری طرف پھینک کر فرمایا۔ کہ اسے مار دو۔ وہ چیز سیدھی میری طرف آئی۔ میرے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا۔ میں نے بوٹ سے ٹھوکر ماری۔ وہ پیچھے کو مڑی۔ دوسرے ساتھی نے اس زور سے سونٹا مارا۔ کہ وہ اڑ کر جامن کے درخت میں اٹک گیا۔ تیسرے نے درخت پر ہی سونٹا مارا۔ تو وہ بالکل مر گیا اور میری آنکھ کھل گئی۔ عطاء اللہ شاہ وہیں بیٹھا ہے۔ اور حضور بھی وہیں ؎

احرار کی فتنہ پردازی

اور

گورنمنٹ پنجاب کی ذمہ واری

ہندوستان چونکہ ایک ایسا ملک ہے۔ کہ جس میں مختلف قومیت رکھنے والے مختلف مذاہب رکھنے والے مختلف کیرکٹر رکھنے والے لوگ آباد ہیں۔ جن میں سخت اختلافات ہیں۔ اس لئے ہندوستان کے حالات کے لحاظ سے ایسی حکومت کی ضرورت تھی۔ جو ایک قوم کو دوسری قوم کے حقوق غصب نہ کرنے دے۔ نیز ان کے باہمی تنازعات کا انصاف سے فیصلہ کرے۔ نیز جس کے ماتحت رہ کر ہر ایک قوم کو یہ حق حاصل ہو۔ کہ وہ جو مذہبی عقیدہ اپنے لئے پسند کرے۔ اُسے آزادی سے اختیار کر سکے۔ اور یہ کہ کسی شخص کو یہ جرأت نہ ہو۔ کہ وہ کسی رنگ میں دوسرے مذہب والے کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگائے۔ یا اس کے مقدس بزرگوں کی توہین کرے انگریزوں نے جس دن سے اس ملک میں آکر عنانِ حکومت سنبھالی ہے۔ وہ مندرجہ بالا فرائض کو خوبی سے سرانجام دیتے رہے ہیں۔ مختلف اقوام کے حقوق کی حفاظت اور قیام امن میں انگریزوں نے کمال کر دیا۔ انگریزوں کی غیر جانبداری کا ثبوت سب سے زیادہ ان کی عدالتوں سے ملتا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف جو مقدمہ پادریوں نے دائر کیا تھا۔ اس میں ڈگلس صاحب کو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہ آیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس لئے سزا دینی چاہیئے۔ کہ مقدمہ پادریوں نے دائر کیا ہوا ہے۔ بلکہ اس عدل پسند انگریز نے حضرت اقدس کو عزت سے بری کر دیا۔ اور آپ کو اجازت دی۔ کہ پادریوں کے خلاف مقدمہ کریں۔ اس کے علاوہ مذہبی پہلو میں بھی آج تک انگریزی حکومت کا یہی رویہ رہا ہے۔ کہ ایک مذہب کے ماننے والے دوسرے مذہب کے مذہبی پیروؤں کے احساسات کو مجروح نہ کریں۔ اس اصل کا اعلان گورنمنٹ انگریزی نے غدر کے بعد فوراً ہی کر دیا تھا۔ جسے ملکہ وکٹوریا کا اعلان کہتے ہیں۔ غرض انگریزی حکومت ضمیر کی آزادی کی پوری نگرانی کرتی رہی ہے۔ مگر اب واقعات اس قسم کے پیش آ رہے ہیں۔ جن سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ یا تو بعض انگریز ان اصول کو جن کا اعلان کیا گیا تھا۔ قطعاً بھول گئے ہیں۔ یا یہ کہ بعض اثرات کے ماتحت انہوں نے ان اصول کو بالائے طاق رکھ دیا ہے:

اس تمہید کے بعد میں گورنمنٹ پنجاب کے بعض افسروں کے اس رویہ کی بابت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو انہوں نے احرار کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ ڈیڑھ دو سال سے احرار قادیان میں شورش پھیلا رہے ہیں۔ اور نہایت درجہ کی اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔ انہوں نے قادیان کے قریب اجتماع کر کے احرار کانفرنس کی۔ حالانکہ قادیان اُن کا مرکز نہیں ہے۔ اس موقعہ پر احمدیوں کے خلاف نہایت ہی دل آزار بکواس کی۔ پھر احمدیوں کے سالانہ جلسہ پر نہایت گندہ لٹریچر احمدی مردوں اور عورتوں میں تقسیم کیا۔ مگر ذمہ وار حکام نے کوئی موثر کارروائی نہ کی۔ یہ سچ ہے کہ گورنمنٹ نے مولوی عطاء اللہ بخاری کے خلاف مقدمہ دائر کر رکھا ہے۔ اور احراریوں کے بعض گندے ٹریکٹ ضبط کر لئے ہیں۔ مگر یہ ایسی کارروائی نہیں ہے۔ جس سے احراریوں کی شرارتوں کی روک تھام ہو سکے۔ احراریوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ کہ اصولاً ہر ایک شخص کو آزادی ہے۔ کہ جہاں چاہے جائے۔ اور جس جگہ چاہے اپنے مذہب کی اشاعت کرے۔ لیکن حکام کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اصول قانون میں جہاں کسی کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔ وہاں دوسروں کے حقوق کی حفاظت بھی کی گئی ہے۔ ایک شخص کو حق ہے۔ کہ وہ اپنے گھر میں شور مچائے۔ لیکن اگر وہ شور ہمسائے کے آرام میں مخل ہوتا ہے۔ تو اُسے جرم قرار دیا جائے گا۔ بے شک یہ درست ہے۔ کہ ہر ایک شخص کو اپنے مذہبی خیالات کے پھیلانے کا حق ہے۔ لیکن ہمیں کوئی قانونی حوالہ ایسا بتایا جائے۔ جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ مذہبی آزادی میں دوسروں کے مذہبی احساسات اور قابلِ احترام بزرگوں کی توہین کرنے کا حق بھی شامل ہے:

اس کے علاوہ ہمیں یہ بھی بتایا جائے۔ کہ کون سے مذہبی اصول ہیں۔ جو احراری احمدیوں کو قادیان میں سکھانے آئے ہیں۔ ان کی تقریروں کا یہ حال ہے۔ کہ سوائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تضحیک و توہین اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی توہین کے اور احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کے کچھ نہیں۔ اس کے علاوہ وہ مقام جہاں یہ لوگ اپنا اڈا جمانا چاہتے ہیں۔ کل کا کل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی ملکیت ہے۔ اور احمدیت کا مرکز ہے۔ احرار کی ایک انچ بھی زمین وہاں نہیں۔ کیا پنجاب کا کوئی بڑا افسر پسند کرے گا۔ کہ کوئی شخص اس کی کوٹھی کے احاطہ میں داخل ہو کر ہڑبونگ مچائے۔ اور اس کے بزرگوں کو گالیاں دے۔ اگر کوئی شخص ایسی حرکت کرے۔ تو صاحب بہادر فوراً پولیس کو بلائیں گے۔ اور اس شخص کا چالان تعزیرات ہند کی ان دفعات کے ماتحت ہو گا۔ جنکو مداخلت بے جا کہا جاتا ہے۔ پھر کیا مسٹر سری گنیش صاحب بہادر جو کہ مرہٹہ قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آج کل گورداسپور میں ڈپٹی کمشنر ہیں۔ پسند کریں گے۔ کہ ان کی کوٹھی میں داخل ہو کر کوئی شخص ان کے مورث اعلےٰ سیواجی کے خلاف دل آزار کلمات کہے۔ پھر کیا گورنمنٹ اجازت دے گی۔ کہ ہردوار میں جا کر ہندوؤں کے بزرگان حضرت کرشن وغیرہ کو کوئی شخص گالیاں دے۔ یا سکھوں کے مرکز میں جا کر سکھوں کے کسی بزرگ کی توہین کرے۔ انگریزی گورنمنٹ ایک باخبر گورنمنٹ ہے۔ اسے احرار کی ذہنیت اور ان کی خلاف قانون سرگرمیوں کی بابت لاعلمی نہیں ہو سکتی پھر باوجود اس علم کے اگر گورنمنٹ ان کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کرتی۔ تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ گورنمنٹ نے اپنے اصول کو ترک کر دیا ہے۔ شریفوں کے مقابلہ میں شورش پسندوں کی حوصلہ افزائی کرنا کسی قانونی یا اخلاقی ضابطہ کی رُو سے درست نہیں ہو سکتا:

ایک سرکاری افسر نے قادیان مجھ سے کہا۔ کہ اگر احمدی حکومت کے خلاف شورشوں کے موقعوں پر پُرامن رہے ہیں۔ تو اس میں ان کی اپنی غرض تھی۔ کیونکہ امن سے فائدہ اٹھا کر وہ اپنی جماعت کو بڑھاتے رہے ہیں۔ مگر ہمیں بتایا جائے۔ کون سا قانون ہے۔ جس میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنا اور اپنی جماعت بڑھانا ناجائز ہے:

کیا دنیا میں ہر ایک فرقہ اور قوم اپنی تعداد کے بڑھانے میں کوشاں نہیں۔ کیا عیسائی مشنری دنیا میں اپنے خیالات پھیلانے اور اپنی تعداد بڑھانے میں لگے ہوئے نہیں ہیں۔ پھر اگر احمدی اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور ان کی تعداد بڑھتی ہے۔ تو یہ کونسا جرم ہے:

احمدیت اپنی صداقت میں وہ دلائل رکھتی ہے جو دلوں پر اثر کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو ایسے خوبصورت رنگ میں پیش کیا ہے۔ کہ ہر عقلمند جو خالی الذہن ہو کر اس پر غور کرتا ہے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے۔ احمدیت کے دلائل میں وہ طاقت ہے۔ کہ انگلینڈ و امریکہ جیسے ترقی یافتہ اور مادہ پرست ممالک بھی اس کے آگے سر تسلیم خم کر رہے ہیں۔ احمدیت ایک ایسا درخت ہے جو اپنے اندر پھیلنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ احمدیت ایک internationalist یعنی دلائل کا مذہب ہے ایک بین الاقوامی تحریک ہے جو انشاء اللہ کامیاب ہو کر رہے گی۔ اور ضرور کامیاب ہوگی۔ خواہ ساری دنیا مخالفت کے لئے کھڑی ہو جائے۔ ڈاکٹر گبن نے ہسٹری آف دی ورلڈ میں لکھا ہے۔ کہ روم میں عیسائی سالہا سال تک قتل ہوتے رہے۔ اور اب تک وہ قبریں جو کئی میل تک پھیلی ہوئی ہیں انکی جانی قربانیوں کی گواہی دے رہی ہیں۔

جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بڑھ کر یقین کرتی ہے۔ اس لئے وہ روم کے عیسائیوں سے بھی زیادہ قربانیاں دینے سے دریغ نہ کرے گی۔ البتہ ہر حالت میں وہ آئینی طریق سے کام کرے گی۔ کیونکہ احمدیت کے مقدس بانی کی مقدس تعلیم کی بدولت ان کا یقین بلکہ ایمان ہے۔ کہ ترقی محض آئینی طریقہ سے ہی ہو سکتی ہے۔ پس احمدی کوئی غیر آئینی طریقہ ہرگز اختیار نہ کریں گے۔ اس وجہ سے ان کا حق ہے۔ کہ حکومت سے مطالبہ کریں۔ کہ وہ کسی بے آئینی کو روا نہ رکھے۔

شیخ ضیاء الدین احمد قریشی۔ بی اے ایل ایل بی پلیڈر انبالہ

اطلاع

ایک صاحب میاں فضل دین زرگر جو کچھ عرصہ ہوا۔ قادیان میں زرگری کی دکان کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی اہلیہ حمیدہ بیگم کے متعلق ایک درخواست جولائی ۱۹۳۴ء کو دار القضاء قادیان میں دی تھی۔ اس کے بعد وہ لاپتہ ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اور تاریخ اشاعت اخبار سے پندرہ دن کے اندر اندر قادیان پہنچ جائیں۔ اگر میاں فضل دین کا پتہ کسی دوست کو معلوم ہو۔ تو وہ بھی دار القضاء قادیان میں اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ نیز ان کو ہدایت فرمائیں کہ اپنی درخواست کے سلسلہ میں قادیان پہنچ جائیں۔ ورنہ انکا مزید انتظار نہیں کیا جائیگا۔ اور ان کی درخواست کے متعلق انکی غیر حاضری میں مناسب کارروائی کی جائیگی۔

ناظم دار القضا قادیان

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

فتح پور ضلع گجرات

پریذیڈنٹ فیض احمد صاحب
محاسب مولوی عبد الکریم صاحب
امین میاں سراج الدین صاحب

حیدرآباد سندھ

(۱) پریذیڈنٹ و جنرل سکرٹری شیخ عظیم الدین صاحب تاجر چرم
(۲) سکرٹری دعوۃ و تبلیغ منظور احمد صاحب
(۳) محاسب و سکرٹری بیت المال۔ احسان اللہ صاحب بی اے

محمود آباد اسٹیٹ سندھ

(۱) پریذیڈنٹ بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی
(۲) سکرٹری مال سید علی اصغر شاہ صاحب
(۳) جائنٹ سکرٹری مال مولوی فضل الٰہی صاحب

یہ منظوریاں صرف ۳۰ اپریل ۳۵ء تک کے لئے ہیں۔

ناظر اعلیٰ

انجمن احمدیہ بھاٹڑہ کے قیام کی منظوری

جماعت احمدیہ بھاٹڑہ ضلع گورداسپور پہلے انجمن احمدیہ طالب پور پنگواں کے ساتھ ملحق تھی۔ اب اس جماعت نے درخواست کی ہے۔ کہ اسے علیحدہ کر کے اس کے عہدہ دار منظور کئے جائیں۔ لہذا جماعت کی اس درخواست کو منظور کیا جاتا ہے۔ اور مندرجہ ذیل احباب ۳۰ اپریل ۳۵ء تک اس کے عہدہ دار مقرر کئے جاتے ہیں۔

پریذیڈنٹ چوہدری محمد بخش صاحب
سکرٹری تبلیغ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب
سکرٹری مال چوہدری فضل دین صاحب

ناظر اعلیٰ

اعلان معافی

چونکہ چوہدری سردار خان صاحب ساہیوالہ نے ڈگری کی رقم ادا کر دی ہے۔ اس لئے دسمبر ۳۳ء میں ان کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ منسوخ کرتے ہوئے بخوشی اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے انہیں معافی عطا کر دی ہے۔ ہم اپنے بھائی کو مبارکباد کہتے ہیں۔

ناظر امور عامہ

نتیجہ امتحان کتب حضرت مسیح موعود بابت ۱۹۳۴ء

۱۹۳۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سرمہ چشم آریہ۔ چشمہ مسیحی اور برکات الدعا امتحان کے لئے مقرر کی گئی تھیں۔ جس میں شامل ہونے کے لئے ۱۰۷ احباب کی درخواستیں موصول ہوئیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ صرف ۵۷ احباب امتحان میں شامل ہوئے۔ ان میں سے ۷ امتحان میں فیل ہو گئے۔ جو احباب امتحان میں کامیاب ہوئے ہیں ان کی فہرست معہ حاصل کردہ نمبروں کے درج کی جاتی ہے کل نمبر یکصد تھے۔ سندات بعد میں جاری کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

نمبر	نام	مقام	نمبر حاصل کردہ
۱	سید بابر علی صاحب	قادیان	۹۴
۲	مرزا محمد حسین صاحب	راولپنڈی	۴۴
۳	سید عباس علی شاہ صاحب	سندھ	۷۷
۴	منشی امین الدین صاحب	کراچی	۸۱
۵	منشی خلیل الرحمٰن صاحب	سامانہ	۶۲
۶	ماسٹر شیر محمد خاں صاحب	سامانہ	۴۰
۷	مولوی فضل الرحمٰن صاحب	سامانہ	۸۰
۸	ماسٹر محمد ابراہیم صاحب	ننکانہ صاحب	۶۵
۹	سید علی شاہ صاحب	قادیان	۵۵
۱۰	محمد ابراہیم صاحب	قادیان	۷۰
۱۱	شریف احمد صاحب ننگوی	قادیان	۸۷
۱۲	بشیر احمد صاحب	قادیان	۴۰
۱۳	شمس الدین صاحب	قادیان	۵۶
۱۴	غلام احمد صاحب	قادیان	۴۵
۱۵	غلام رسول صاحب گجراتی	قادیان	۴۱
۱۶	شفیع خان صاحب	حیدرآباد دکن	۵۲
۱۷	ڈاکٹر سید محمد صاحب	حیدرآباد دکن	۴۰
۱۸	لقمان صاحب	حیدرآباد دکن	۸۰
۱۹	عبد الرشید خان صاحب	حیدرآباد دکن	۵۰
۲۰	غلام احمد خان صاحب	حیدرآباد دکن	۵۷
۲۱	احمد سعدی صاحب	حیدرآباد دکن	۴۰
۲۲	ماسٹر ذکاء اللہ صاحب	لاہور	۶۰
۲۳	بابو فضل الدین صاحب	لاہور چھاؤنی	۶۵
۲۴	چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب	لاہور چھاؤنی	۵۳
۲۵	چوہدری محمد منیر خان صاحب	لاہور چھاؤنی	۸۲
۲۶	چوہدری مشتاق احمد صاحب	لاہور چھاؤنی	۴۳
۲۷	صوفی علی محمد صاحب	لاہور چھاؤنی	۷۳

نمبر	نام	نمبر
۲۸	حافظ بشیر احمد صاحب جالندہری قادیان	۹۷
۲۹	عبد الغفار صاحب ڈار قادیان	۴۵
۳۰	آمنہ خاتون صاحبہ "مولوی" قادیان	۷۰
۳۱	امینہ رشیدہ صاحبہ قادیان	۷۵
۳۲	کلیم اللہ صاحب قادیان	۶۶
۳۳	پیر محمد عبد اللہ صاحب قادیان	۷۵
۳۴	قریشی منیر احمد صاحب قادیان	۴۰
۳۵	غلام احمد صاحب قادیان	۸۰
۳۶	ملک رحمت اللہ صاحب قادیان	۷۰
۳۷	محمد اشرف صاحب قادیان	۹۳
۳۸	عنایت اللہ صاحب قادیان	۷۶
۳۹	مولا بخش صاحب قادیان	۷۱
۴۰	صدر الدین صاحب قادیان	۹۷
۴۱	مریم بیگم صاحبہ قادیان	۶۷
۴۲	صادقہ بیگم صاحبہ قادیان	۵۰
۴۳	امۃ الودود بیگم صاحبہ قادیان	۵۳
۴۴	رحمت النساء بیگم صاحبہ قادیان	۵۵
۴۵	چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کاٹھ گڑھی قادیان	۵۵
۴۶	سیدہ دلراس بانو بیگم صاحبہ رہتک	۴۵
۴۷	محمد احسان الحق صاحب پوریتہ ضلع بھاگلپور	۷۷
۴۸	شریف احمد صاحب چغتائی لاہور	۴۳
۴۹	اعجاز احمد صاحب قادیان	۴۵
۵۰	حبیب اللہ خان صاحب حیدر آباد دکن	۸۵

جلسہ سالانہ کے متعلق اصلاحی تجاویز

جلسہ سالانہ ۳۴ء خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خیر و عافیت سے گذرا۔ اور گذشتہ تمام جلسوں سے کئی ہزار اصحاب نے زیادہ شمولیت فرمائی اس دفعہ ایک خاص اصلاحی قدم یہ اٹھایا گیا تھا۔ کہ گائے کا گوشت بالکل نہیں پکایا گیا۔ صرف بکری کا گوشت استعمال کیا گیا۔ گو اس سے گوشت کے خرچ میں زیادتی ہوئی۔ لیکن لوگوں کو بہت آرام رہا۔ کیونکہ ذائقہ اور فائدہ میں گائے کا گوشت بکری کے گوشت کا مقابلہ نہیں کر سکتا ؛

لیکن جس طرح ہر دفعہ جلسہ سالانہ پر لوگ زیادہ آتے ہیں۔ اسی طرح ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم کوشش کر کے اور سوچ سوچ کر ایسی تجاویز اختیار کریں۔ جن سے مہمانوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء ہے۔ کہ جماعتوں کے امراء پریذیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان اور جلسہ کے منتظمین آئندہ کے لئے اصلاحی تجاویز اور گذشتہ خامیاں اور تکالیف کا ایک نقشہ مرتب کرکے نظارت ضیافت کو بھیج دیں۔ تاکہ ایک مجلس میں خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں غور و خوض ہو کر آئندہ کے لئے ایک لائحہ عمل تیار کیا جائے ؛

پس میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احمدی انجمنوں کے عہدہ داروں نیز تمام ان احمدی اصحاب سے درخواست کرتا ہوں کہ جو جلسہ سالانہ کے متعلق مشورہ دینا چاہیں کہ وہ اپنی اپنی تجاویز خوشخط یعنی جو آسانی سے پڑھی جا سکیں۔ لکھ کر ۱۰ مارچ ۳۵ء تک بھیج دیں۔ تاکہ تمام تجاویز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کی جائیں۔ (ناظر ضیافت قادیان)

انگریزی الفاظ کی بجائے عربی یا اردو الفاظ استعمال کئے جائیں

از جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ جماعت احمدیہ

جماعت احمدیہ کی نظارتوں کے عہدہ داروں کے ناموں کے ساتھ جہاں تک ممکن ہو صرف عربی یا اردو الفاظ استعمال کئے جائیں۔ مثلاً ناظر اعلےٰ کو چیف سکرٹری نہ کہا جائے۔ اسی طرح دیگر ناظروں کے متعلق اس ہدایت کا مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ اسی طرح پریذیڈنٹوں کے لئے صدر المجلس یا رئیس المجلس کے الفاظ استعمال ہونے چاہئیں ؛

گورنمنٹ برطانیہ کو آج کل اس بات کا خیال خاص طور پر پیدا ہو رہا ہے۔ کہ ملک کی مختلف جماعتیں (Paralel Govs) یعنی سلطنت برطانیہ کے مدمقابل حکومتیں قائم کر رہی ہیں۔ اس قسم کی بدظنی اور اعتراضات سے بچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ عام طور پر انگریزی الفاظ اور گورنمنٹی اصطلاحی محاورات کے استعمال کو ترک کیا جائے۔ علاوہ ازیں ملکی اور ادبی نقطہ نگاہ سے بھی یہ بات نقصان دہ ہے۔ کہ خواہ مخواہ بلا ضرورت اردو الفاظ کی جگہ انگریزی الفاظ استعمال کئے جائیں۔ چونکہ ہمارے ملک میں انگریزی الفاظ کے استعمال کا عام رواج ہے۔ اس لئے ہماری طرف سے یہ تساہل ہوتا رہا ہے۔ کہ بلا کسی خاص مقصد کے انگریزی الفاظ استعمال ہوتے رہے ہیں۔ لیکن ان کا اب ترک کر دینا ضروری ہے ؛

ہمارے نزدیک زبانوں میں سے سب سے پیاری اور سب سے معزز زبان وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے کلام کیا۔ اور دنیا میں سے سب سے معزز انسان اللہ تعالیٰ کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہوتے ہیں۔ اور ان کے بعد وہ لوگ جو ان پر ایمان لاتے۔ اور دنیا کے لئے ہدایت کا موجب ہوتے ہیں۔ ان العزۃ للہ و رسولہ و للمومنین ؛

"زمیندار" کو چیلنج

"زمیندار" اخبار مورخہ ۱۳ فروری میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ سیالکوٹ میں ایک احمدی مسمی محمد یا محمد دین جو کہ احمدی تھا فوت ہو گیا۔ اس کو دفن کرنے کے لئے کوئی احمدی نہ آیا جس کی وجہ سے اس کی نعش کئی گھنٹے تختہ پر پڑی رہی۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ سیالکوٹ میں کوئی احمدی اس نام کا فوت نہیں ہوا۔ اور نہ ہی پچھلے مہینہ میں کوئی احمدی اس جگہ فوت ہوا ہے۔ ہم "زمیندار" کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اس خبر کو درست ثابت کرے ؛

سکرٹری تبلیغ لیگ سیالکوٹ

دیال گڑھ کے مظلوم احمدی اور تحصیلدار صاحب بٹالہ

۱۷ فروری تحصیلدار صاحب بٹالہ نے موضع دیال گڑھ کے غیر احمدیوں کو جنہوں نے کچھ عرصہ سے احمدیوں کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ موضع گلانوالی میں بلا کر سمجھایا۔ اس کا ان غیر احمدیوں پر کیا اثر ہو گا۔ اس کے متعلق ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ بہر حال تحصیلدار صاحب بٹالہ کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے ہماری شکایت پر توجہ فرمائی۔ (نامہ نگار)

ایک منصور بننے والے سے

حماقت ہے زنگی کو کافور کہنا
غضب ہے بنارس کو طیبو کہنا
بکائن کے خوشہ کو انگور کہنا
ادھر ہم نشینوں کو مجبور کہنا
مرے نامہ بر اس کی محفل میں جا کر
ضرورت نہ تھی کہنے سننے کی لیکن

شب تار کو بقعۂ نور کہنا
ہمالہ کو ہمپایۂ طور کہنا
کسی چھپکلی کو سقنقور کہنا
ادھر خود بدولت کو منصور کہنا
نہایت ادب سے یہ مذکور کہنا
پڑا ہے مجھے ہو کے مجبور کہنا

بجز جلوۂ دار منصور بننا
غلط ہے نرا ارچشم بد دور کہنا

(حسن رہتاسی)

اعلان

عارضی کاشت اراضیات نہر متعلقہ علاقہ صادقیہ و فورڈواہ بہاولپور گورنمنٹ

بحکم دربار بہاولپور انہار صادقیہ فورڈواہ کے مختلف راجباہوں پر قریباً چالیس ہزار ایکڑ زمین (جس کے مختلف تعداد رقبہ کے قطعہ جات بنائے گئے ہیں) تین سال سے پانچ سال تک کی میعاد کے لئے عارضی کاشت پر دیجائیگی۔ سربمہر ٹنڈر شرح مالکانہ فی ایکڑ برقبہ پختہ علاوہ مطالبہ آبیانہ و دیگر جبوب منظور شدہ کے واسطے صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر میں مورخہ ۲۷ فروری ۳۵ء شام کے چار بجے تک لئے جاوینگے بامر خاص طور پر واضح کیا جاتا ہے۔ کہ یہ رقبہ جات علاقہ پنجند کے رقبہ جات سے جن کے عارضی کاشت پر دینے کے متعلق پہلے اعلان ہوچکا ہے۔ اور جن کی آخری تاریخ ٹنڈر ۶ فروری ۳۵ء مقرر ہے) کے علاوہ ہیں۔ ٹنڈر کے فارم اور مفصل شرائط عارضی کاشت معہ فہرست رقبہ جات و میعاد صاحب بہادر منتظم آبادی کے دفتر سے موازی ۸ر نقد ادا کرنے پر یا بذریعہ وی پی مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ مذکورہ بالا اراضی کے نقشہ جات صاحب موصوف کے دفتر یا دفاتر تحصیلدار صاحب نو آبادی چشتیاں و نائب تحصیلدار صاحبان نو آبادی حاصلپور۔ ڈاہرانوالہ۔ ہارون آباد۔ فورٹ عباس اور فورٹ مروٹ جن کے علاقہ جات میں یہ رقبہ جات واقعہ ہیں۔ ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ ڈبلیو ایف۔ جی لیبلی صاحب بہادر منتظم آبادی بہاولپور

مجرب و مفید

(الفاظ کا محاورہ رجسٹرڈ ہے)

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو

پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہوجاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ سمجھ لیں کہ انہیں اٹھرا اور اٹھرا کا مرض ہے (ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں)۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے۔ جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین صاحب شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا) ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کرکے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک۔

اس دواخانہ کے سرپرست و نگران حضرت مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

ضرورت رشتہ

مجھے اپنے ۲۱ سالہ نوجوان کنوارے لڑکے کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو کہ میٹرک پاس ہے۔ شارٹ ہینڈ ٹائپ وغیرہ کی باقاعدہ کالج میں تعلیم حاصل کرکے سند لے چکا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد سرکاری ملازم ہوجائیگا۔ اس وقت بھی وہ بے روزگار نہیں ہے۔ اور نہ ہی میں اس کو بے روزگار رکھنا پسند کرتا ہوں۔ جب وہ تعلیم سے فارغ ہوا ہے اسی کام پر لگیا ہوا ہے۔ میں شریف خاندان قوم پٹھان سے ہوں۔ لڑکا ہونہار اور تابعدار ہے۔ حاجتمند دوست مجھ سے خط و کتابت کریں۔

خاکسار:۔ محمد حیات خان احمدی کلرک دفتر کورٹ آف وارڈس صدر کچہری ملتان

بجلی خود بناؤ

انسان کی ان تھک خدمت گار بجلی سے آج کون شخص ناواقف ہے۔ جس شہر یا گاؤں میں جاؤ بچوں سے لے کر بڑے بوڑھوں تک اکثروں کے ہاتھوں میں ٹارچ نظر آئیں گے ہزاروں روپوں کے سیلز ولائت سے آکر پنجاب ہندوستان میں سالانہ فروخت ہوتے ہیں۔ ہم نے صرف کشمیر سے اس کے خود بنا لینے کا علم حاصل کیا ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ اپنے احباب کو بھی اس فن سے ماہر کردیں۔ فیس صرف دس روپے ہے۔ بذریعہ خط و کتابت یا ہمارے دار التجارب میں آکر سیکھ سکتے ہیں۔ سیکھنے میں جو میٹریل خرچ ہوگا اس کی قیمت طالب علم کے ذمہ ہوگی۔ اور اس فن کو صیغہ راز میں رکھنا ضروری ہوگا۔

خط و کتابت کے لئے ٹکٹ درخواست کے ساتھ ہو۔ اور کوئی صاحب بغیر ہماری منظوری کے درخواست کے ساتھ فیس بھیجنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔

آرٹس ٹیچر۔ قادیان ضلع گورداسپور

احراری کیوں جماعت احمدیہ کی مخالفت کر رہے ہیں

کراچی میں مولوی ظفر علی سے ایک احمدی کی گفتگو

مولوی ظفر علی کراچی میں آئے۔ تو سلطانہ ہوٹل میں ٹھہرے۔ اور شہر میں احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز لیکچر دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ بدترین گالیاں دیں۔ اور مسلمانوں کو احمدیوں کے قتل کے لئے اکسایا۔ عبد العزیز جلالپوری نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ کتا کہا۔ اور بھی قسم قسم کی گالیاں دے کر احمدیوں کے دلوں کو مجروح کیا۔

سلطانہ ہوٹل میں خاکسار نے مولوی ظفر علی سے اس موقعہ پر جو باتیں کیں۔ ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

خاکسار:۔ آپ احمدیوں کی کیوں ناجائز مخالفت کرتے ہیں۔

ظفر علی:۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ تمام ہندوستان پر ہماری حکومت ہو۔ اس لئے ہم احمدیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ انگریزوں کی مدد کرتے ہیں۔ اور جہاد کو منسوخ کرتے ہیں

خاکسار:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقی جہاد کو منسوخ نہیں کیا۔ اگر ہم ازراہ انصاف قیام امن کے لئے انگریزوں کی مدد کرتے ہیں۔ تو آپ کیوں ان کی مخالفت کر کے ان کو ملک سے نکال نہیں دیتے۔

ظفر علی:۔ ہم انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا چاہتے ہیں۔ اور آپ لوگوں کو بھی برباد کرنا ہمارا فرض ہے۔ کیونکہ تم انگریزوں کے معاون ہو۔

خاکسار:۔ کیا اسلام بغیر تلوار کے نہیں پھیل سکتا۔

ظفر علی:۔ ہاں اسلام بغیر تلوار کے نہیں پھیل سکتا۔

خاکسار:۔ کیا غیر مسلموں کا یہ اعتراض کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا درست ہے۔

ظفر علی:۔ درست ہے۔ خاکسار:۔ آپ کے اسلام میں اور ویدک دھرم یا عیسائیت میں کیا فرق ہے۔ ظفر علی:۔ اسلام قرآن کو پیش کرتا ہے۔ خاکسار:۔ ہندو اور عیسائی انجیل کو پیش کرتے ہیں۔ ظفر علی:۔ اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے۔ اس کی نظیر دیگر الہامی کتب میں نہیں ملتی خاکسار:۔ کیا خدا کی صفات میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ ظفر علی:۔ ہرگز نہیں۔ خاکسار:۔ کیا خدا اب بھی بولتا ہے۔ ظفر علی:۔ ہاں خدا اب بھی بولتا ہے۔ خاکسار:۔ کیا خدا کا الہام اور وحی اب بھی نازل ہوتا ہے

ظفر علی:۔ ہاں۔

خاکسار:۔ کیا چالیس کروڑ فرزندان توحید میں سے آپ کسی ایک شخص کو پیش کر سکتے ہیں کہ جو اس بات کا مدعی ہو کہ خدا کا کلام مجھ پر نازل ہوتا ہے۔

ظفر علی:۔ چونکہ رسول کریم خاتم النبیین ہیں۔ لہذا ان کے بعد کوئی الہام نہیں ہو سکتا۔

خاکسار:۔ اگر آپ کا پہلا قول کہ خدا کا کلام اب بھی نازل ہوتا ہے۔ درست ہے۔ تو اب یہ انکار کیوں۔؟

ظفر علی:۔ آپ لوگ بڑے کایاں واقع ہوئے ہیں۔ اور خواہ مخواہ مجھ سے مناظرہ کرنے لگ جاتے ہیں

خاکسار:۔ اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کیسے آسکتے ہیں۔؟

ظفر علی:۔ عیسیٰ علیہ السلام کا ماننا یا نہ ماننا برابر ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے تو کیا اگر زندہ ہیں تو کیا۔ یہ ہمارا جزو ایمان نہیں ہے۔ اس کے بعد حاضرین کو مخاطب کر کے کہا۔ یہ بات یاد رکھو۔ مرزائیوں کے ساتھ ختم نبوت اور وفات مسیح پر مناظرہ نہ کیا کرو۔ ان مناظروں میں پڑ کر مرزائی ۵۶ ہزار مسلمانوں کو اپنے دام میں پھنسا چکے ہیں۔ میرا یہ خیال ہے۔ کہ مرزائیوں سے کسی قسم کی گفتگو نہ کی جائے۔ بلکہ ان کا بائیکاٹ کر دو۔ پھر خاکسار سے کہا۔ اب میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ آپ تشریف لے جائیں۔ اسی دن مولوی صاحب نے جلسہ میں یہ کہا۔ کہ ایک مرزائی بلائے ناگہاں کی طرح میرے سر پر آدھمکا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(نامہ نگار)

افتراء پردازی کی حد

"زمیندار" کو کھلا چیلنج

میں اس مکتوب کی جو "زمیندار" نے اپنی ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء کی اشاعت میں صفحہ ۷ پر میرے نام سے درج کیا ہے۔ پرزور تردید کرتا ہوں۔ میں نے ہرگز ہرگز کوئی خط اخبار "زمیندار" کو نہیں لکھا۔ اس کا شائع کردہ خط محض جعلی ہے۔ جو یا تو خود "زمیندار" کی یا اس کے کسی شریر چیلے چانٹے کی شرارت کا نتیجہ ہے۔ میں اڈیٹر "زمیندار" کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ اس شائع شدہ خط کا اصلی ہونا ثابت کرے۔ ورنہ اس لعنت سے ڈرے۔ جو کاذبین کے لئے مقدر ہے۔ "زمیندار" خوب یاد رکھے۔ کہ اس قسم کے جعلی خطوط اور ایسی مفتریانہ ترکات سے احمدیت کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ الٹی زمیندار ہی کی پردہ دری ہوگی میں اور میرے سب اہل وعیال خداوند کریم کے فضل وکرم سے مخلص احمدی ہیں۔ اور بصدق دل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کل دعاوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور بفضلہ تعالیٰ اس عقیدہ سے ہمیں دنیا کی کوئی طاقت متزلزل نہیں کر سکتی۔ غرض جو خبر میرے فرضی ارتداد کے متعلق زمیندار نے شائع کی ہے۔ وہ قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے۔

خاکسار بقلم خود غلام احمد عرف نتھو ٹیلر ماسٹر دہرم کوٹی حال وارد کوئٹہ

کلکتہ میں احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن کا قیام

حضرت امیر جماعت احمدیہ کی اجازت سے ۱۰ فروری احمدیہ ہال میں احمدی نوجوانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں احمدیہ ینگ مینز ایسوسی ایشن قائم کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل عہدیداران باتفاق رائے منتخب ہوئے۔

پریذیڈنٹ۔ جناب مولانا دولت احمد خان صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ایل وکیل

وائس پریذیڈنٹ۔ جناب مولوی بہار الحق صاحب بی۔ کام

سکرٹری۔ عبد المجید سٹوڈنٹ۔ انجنیرنگ کالج

جائنٹ سکرٹری۔ مسٹر احسان الٰہی صاحب پروپرائٹر شوز سٹور

اسسٹنٹ سکرٹری۔ ملک مبارک احمد خان صاحب امین آبادی و مسٹر محمد عمر صاحب

فنانشل سکرٹری۔ مسٹر محمد حسین صاحب

خاکسار۔ عبد المجید سکرٹری ۵، کالج سٹریٹ کلکتہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

گاندھی جی کی تحریک تنظیم دیہات کے متعلق دہلی سے ۱۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ گورنمنٹ کا خیال ہے اگر اس تحریک کو دبانے کا بندوبست نہ کیا گیا تو یہ کسانوں میں اضطراب اور بے چینی پیدا کرنے کا باعث ہوگی۔ سرکاری حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ گورنمنٹ اس تحریک کو خلاف قانون قرار دینے کے بعد اگر ضرورت پڑی تو اس کے چلانے والوں کو گرفتار کرلے گی۔

دہلی سے ۱۹ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ اسمبلی میں جب ریلوے بجٹ پیش ہوگا۔ تو اس پر ہنگامہ خیز بحث ہونے کی توقع ہے۔ اسمبلی کی تمام پارٹیاں اس امر پر متفق ہیں کہ حکومت اور ریلوے کے محکمہ کی مذمت کی جائے۔ اس مذمت کی دو وجہیں بیان کی جائیں گی۔ ایک تو محکمہ ریلوے کا پورے طور پر سرکاری بنایا جانا اور دوسرا ریلوے میں تھرڈ کلاس کے مسافروں کے ساتھ بدسلوکی ہونا۔

نیویارک سے ۱۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ دو لاکھ مزدوروں اور کسانوں نے اجرتوں میں کمی کی وجہ سے ہڑتال کردی ہے۔ اس صورت حالات پر قابو حاصل کرنے کے لئے مارشل لاء نافذ کیا جانے والا ہے۔

شاہ اٹلی نے ۱۹ فروری کی اطلاع کے مطابق ایک فرمان کے ذریعہ تمام نوجوانوں کا جن کی عمر ۱۸ اور ۳۰ سال کے درمیان ہے جنگ میں شریک ہونا لازمی قرار دیا ہے۔

امریکہ میں ایک قانون پاس کیا گیا ہے۔ جس کی رو سے بچوں سے ہر قسم کا کام سوائے تعلیم کے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور جو والدین بچوں کو تعلیم نہ دلوائیں گے۔ ان کو سزائے جرمانہ دی جائے گی۔

ریاست جے پور کے متعلق ۱۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں جاٹوں نے عدم ادائیگی مالیہ کی تحریک جاری کر رکھی ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۱۶ ہندوؤں کو گرفتار کرلیا۔ ان گرفتاریوں کے خلاف تین ہزار کے قریب جاٹ سینئیر افسر کے بنگلہ کے اردگرد پانچ دن تک بیٹھے رہے۔ اور بعد میں خود بخود منتشر ہوگئے۔

اسمبلی میں ۱۸ فروری کو ریلوے بجٹ کا مسودہ پیش ہوا۔ اندازہ ہے۔ کہ سال ۳۶-۱۹۳۵ء میں ریلوے کو دو کروڑ روپیہ کا خسارہ رہے گا۔

سرحدی کونسل میں ۱۸ فروری کو عبدالغفور خاں صاحب نے ایک ریزولیشن کا نوٹس دیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ رکنیت کونسل کے لئے مرد و عورت میں کوئی امتیاز نہ رکھا جائے۔

حکومت یوپی لکھنؤ سے ۱۹ فروری کی اطلاع کے مطابق اپنی آمدنی کے جدید ذرائع پیدا کرنے کے سلسلہ میں کونسل کے اجلاس بجٹ میں ایک بل پیش کر رہی ہے جس کے ذریعہ میونسپل حدود۔ نوٹیفائڈ علاقوں۔ دو ہزار سے زائد آبادی کے قصبات چھاؤنیوں اور ریلوے سٹالوں میں تمباکو کی فروخت پر ٹیکس عائد کیا جائے گا۔ اس جدید ٹیکس کی بناء پر سالانہ پانچ لاکھ روپے کی آمدنی کی توقع ہے۔

حکومت جرمنی کی طرف سے برلن سے ۱۸ فروری کی اطلاع کے مطابق سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دو عورتوں کو فوجی راز افشا کرنے کے جرم میں گذشتہ ستمبر کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ ہر ہٹلر سے رحم کی درخواست کی گئی۔ مگر وہ مسترد ہوگئی۔ اس لئے ۱۸ فروری کو ان عورتوں کے سر اڑا کر انہیں سزائے موت دے دی گئی۔

بمبئی سے ۱۸ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ ہندوستان کی تاریخ پرواز میں غالباً یہ پہلا موقع ہے۔ کہ ایک عورت کے اغوا کے لئے طیارہ کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مغویہ مدراس کے ایک شریف خاندان سے تعلق رکھتی ہے۔ اور اغوا کنندہ ایک پنجابی نوجوان ہے جو اسے اغوا کرکے ہوائی جہاز کے ذریعہ بنگلور پہنچا۔ اور پھر ہوائی جہاز کے ذریعہ بمبئی آگیا۔ جہاں اسے گرفتار کرلیا گیا۔

رنگون سے ۱۹ فروری کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ برما میں پلیگ کے باعث جنوری ۳۵ء میں ۲۵۸ اموات ہوئیں۔

بہار کونسل میں پٹنہ سے ۱۹ فروری کی اطلاع کے مطابق ایک قرارداد پیش کی گئی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ صوبہ کے کالج کی بی۔ ایس سی کلاس میں علم الحیات کی تعلیم کا بندوبست کیا جائے وزیر تعلیم نے تجویز سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس مطالبہ کی تکمیل میں مالی مشکلات سدراہ ہیں۔ اور کونسل کو اس بات کا یقین دلایا۔ کہ جس وقت مالی حالات نے اجازت دی۔ تو حکومت اس قسم کی تعلیم کا بندوبست کردے گی۔

کپورتھلہ سے ۱۹ فروری کی اطلاع ہے۔ کہ اخراجات کو کم کرنے کی غرض سے مہاراجہ بہادر نے کمانڈر انچیف بخشی پورن سنگھ۔ ہوم منسٹر سر ایشور داس۔ چیف جسٹس سردار کشن سنگھ۔ میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سری رام اور چیف انجنیئر سردار کانشی رام کو بہ اگر پنشن دیتے ہوئے مندرجہ صدر اسامیوں کو بالکل اڑا دیا ہے۔ علاوہ ازیں جو ملازمین تیس سال کی ملازمت پوری کرچکے ہیں۔ انہیں بھی علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

نواب صاحب چھتاری کے زیر صدارت آل انڈیا مسلم کانفرنس کے اگزیکٹو بورڈ کا جو اجلاس ۷ فروری کو دہلی میں منعقد ہوا۔ اس میں بورڈ نے جو تجویزیں منظور کیں۔ ان میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا۔ کہ مسلمانوں نے جو یہ مطالبہ کیا تھا۔ کہ برطانوی بلوچستان کو علیحدہ صوبہ کی حیثیت سے قائم کیا جائے۔ اور وہاں اصلاحات نافذ ہوں۔ ملک معظم کی حکومت نے مسلمانوں کے اس مطالبہ کو نظر انداز کردیا ہے۔ اس لئے ملک معظم کی حکومت نیز حکومت ہند پر زور دیا گیا کہ وہ فوری طور پر اس کا انتظام کرے۔

اخبار حقیقت لکھنؤ کے ایڈیٹر مولانا انیس احمد صاحب عباسی کا ایک بچہ حال میں فوت ہوگیا۔ اس سے پہلے دو بچے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ان کے وفات پا چکے ہیں۔ ہم اس صدمہ میں ان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

کشمیر اسمبلی کا آئندہ اجلاس جموں سے ۱۸ فروری کی اطلاع کے مطابق ۲۷ مارچ سے جموں میں شروع ہوگا۔ اور غالباً ۱۱ اپریل تک جاری رہے گا۔ اس وقت تک تقریباً ۲۵۰ سوالات کے نوٹس دیئے جاچکے ہیں۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے گورنمنٹ یو۔پی کو درخواست دی تھی۔ کہ وہ اپنی بیوی کے علاج کے لئے یوروپ جانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ درخواست کا جواب گورنمنٹ نے نفی میں دیا ہے۔

روس کے ڈکٹیٹر سٹالن کے متعلق تازہ ترین خبر موصول ہوئی ہے۔ کہ جب وہ بازار سے گذر رہے تھے۔ مخالف پارٹی کے ایک ممبر نے پستول سے فائر کیا۔ لیکن وار خالی گیا۔ حملہ آور گرفتار کرلیا گیا۔ اس گرفتاری سے عجیب و غریب حالات لوگ کسی گہری سازش کے انکشاف کی امید کی جاتی ہے۔

اسمبلی میں ۲۰ فروری کو ایک سوال کے جواب میں کہا گیا کہ ایک برطانوی سپاہی پر ۸۵۰ روپے سالانہ اور ایک ہندوستانی سپاہی پر ۲۸۵ روپے سالانہ صرف ہوتے ہیں۔

مارشل لاء کے قیدیوں کے متعلق ایک سوال کے جواب میں اسمبلی میں ہوم ممبر نے کہا کہ جزیرہ انڈیمان میں ۶ پنجابی ہیں۔ انہیں سزاؤں کی میعاد ختم ہونے سے پہلے رہا نہیں کیا جائیگا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی